کرتے ہو؟ اگر نہیں تو پھر یہ شکوۂ مفلسی کیا، یہ گلۂ احتیاج کیسا؟ کہیں کائنات میں غور وفکر کرنے اور اس میں حصہ لینے کی اجمالی ترغیب یوں دیتا ہے انظروا ماذا فی السموات والارض۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے۔ وکأین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون۔ یعنی آسمان وزمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے ان لوگوں کا سامنا ہوتا ہے حالانکہ وہ ان سے اعراض کرلیتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کس تفصیل سے علم وفن، ہنر وحکمت کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی جو لوگ عقل والے ہیں۔ ان کیلئے آسمان وزمین کی پیدائش اور رات ودن کے اختلاف میں نشانیاں ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کو اٹھتے بیٹھتے اور پہلو پر لیٹتے ہوئے یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں (پھر کہہ اٹھتے ہیں) اے خدا تو نے انکو غلط وعبث نہیں پیدا کیا۔

غرض قرآن کریم دین ودنیا کی تمام ضرورتوں کو ہمارے سامنے اجمالاً وتفصیلاً، اشارۃً وکنایۃً پیش کرتا ہے۔ نہ صرف اہل اسلام بلکہ بڑے بڑے انگریز مورخین ومنکرین نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید میں عقائد واخلاق کا مکمل ضابطہ وقانون موجود ہے اور وسیع جمہوریت رشد وہدایت، انصاف وعدالت، فوجی تنظیم وترتیب، مالیات، وغرباء کی حمایت وترقی کے اعلیٰ آئین موجود ہیں۔

آج دنیا میں حقیقۃً صرف مسلمان ہی اپنی مذہبی کتاب کی ہمہ وجوہ حفاظت اور صیانت کا دعویٰ کرکے بجا طور پر مفاخرت کرسکتے ہیں۔ بہت صحیح ارشاد ہوا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ لیکن ہم اس زمانہ میں اپنے قرآن کریم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ وقت کی بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اس کی طرف جامعیت وکاملیت کے ساتھ متوجہ ہوں اور اسکے تمام پہلوؤں پر غور وخوض کرتے ہوئے بالاستیعاب عمل شروع کردیں ؎

علی نفسہ فلیبک من ضاع عمرہ   ولیس لہ منہا نصیب ولا سہم

(ایڈیٹر)

احادیث کی شرعی اہمیت

(از عبدالحلیم ناظم صدیقی "مولوی فاضل" مدرس دارالحدیث رحمانیہ مدیر "محدث")

دنیا میں انسانوں کی روحانی، جسمانی، معاشرتی وسیاسی تمام اعتبارات کے تحفظ کیلئے جو بہترین مذہب تسلیم کیا گیا ہے وہ اسلام ہے۔ اسلام نے نہ صرف اپنے ماننے والوں بلکہ اغیار سے اپنی صداقت وحقانیت دکھا کر اقرار کرالیا کہ دنیا کے لئے الہامی اور خدائی مذہب اگر کوئی ہے تو وہ اسلام ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس ارشاد ربانی کو سر اور آنکھوں پر رکھ لیا کہ "ورضیت لکم الاسلام دینا" یعنی خدا فرماتا ہے۔ مسلمانو! میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ

دین اسلام جو یقیناً برحق ہے کن اصول کے مجموعہ کا نام ہے اور وہ مجموعہ کہاں ہے جس پر ایک مسلم کیلئے عمل لازمی ہے۔ ہر وہ شخص جو مسلم ہے یا اس نے اسلام کا غائر مطالعہ کیا ہے۔ اسلام کی زبان سے یہی کہے گا۔ کہ ان اسلامی اصول و فرامین و ساتیر و احکام کے اصلی مجموعہ کا نام "قرآن" ہے اور اسکی تفصیل و بیان کو "حدیث" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جسطرح ایک حکومت اپنے نظم سلطنت کے لئے دفعات و تعزیرات بناتی ہے اسیطرح اسلام کو مذہبی، سیاسی اور معاشرتی وغیرہ تمام حیثیوں پر کامل و جامع قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اس کیلئے دفعات و تعزیرات یا اصولی عمل قرآن مجید میں بیان فرمادیا ہے جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول و پیغمبر کی حیثیت سے باشندگان عالم کے سامنے تفصیلاً بیان کردیا۔ اسی کو قرآن نے کہا "یعلمھم الکتاب والحکمۃ" انکو قرآن وحکمت (احادیث) کی یہ رسول تعلیم دیتا ہے۔

الغرض رسول اللہ نے جو کچھ کہا اور کیا وہ ہمارے لئے نمونہ بنکر عمل پیرا ہونے کیلئے کہا اور کیا۔ ان کے افعال و اعمال بھی ہمارے دینی و شرعی اعتبار میں بہت زیادہ اہم اور واجب العمل ہیں۔ اور اسیکا نام حدیث ہے۔ پس بلا شبہ مسلمانوں کیلئے دو چیزیں اصول دین و احکام مذہب بتانیوالی ہیں قرآن و حدیث یا کتاب و سنت۔

کتاب وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے خاص الفاظ میں پیغمبر پر نازل کئے۔ اسکو وحی حقیقی کہتے ہیں اور اسی کا نام علم اصلی یا علم اصولی بھی ہے۔ سنت وہ علم ہے جو پیغمبر کے ملکۂ نبوت یا نور نبوت یا فہم نبوت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسکو علم ضمنی و فروعی بھی کہتے ہیں۔ اسی اعتباری فرق کو علمائے اصول نے وحی متلو اور وحی غیر متلو سے تعبیر کیا ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولتے ہیں۔ ان کا کلام بھی وحی ہے جو خدا کیطرف سے نازل کیجاتی ہے۔

پس قرآن بھی ایک وحی ہے اور حدیث بھی وحی ہے لیکن قرآن میں لفظ لفظ، حرف حرف اور نقطہ نقطہ محفوظ ہے فرمایا۔ وانا لہ لحافظون' ہم (خدا) قرآن کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ اسی وجہ سے نمازوں میں قرآن کی قرأت ہے اور دوسرے اوقات میں بھی اسکی تلاوت سے نیکیاں ملتی ہیں اس میں کمی و بیشی قطعی ناجائز و حرام ہے۔ بلکہ بالکل محال۔ سنت میں صرف معانی و مفہوم کی حفاظت مدنظر ہے۔ لفظ مقصود اصلی نہیں۔ لیکن شرعی اہمیت یقیناً ملحوظ ہے کیونکہ کتاب کی حیثیت کلی قانون کی ہے اور سنت اس کلی قانون کی تشریحات، تفصیلات اور جزئیات ہیں جو اجمالی حیثیت سے کتاب ہی میں مندرج ہیں۔ مگر چونکہ کتاب میں عام فہم نہ تھے اور تھے بھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اشتیاق دینی تفصیل کیلئے اتنا بڑھا ہوا تھا کہ انہوں نے اسکے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے۔ آپ نے اُسے خوب کھول کر واضح طور پہ بیان فرمادیا۔ اگر وہی قرآن ہی کے لفظ کہدیتے تو صحابہ کی غرض تشنہ رہجاتی۔ اسلئے الفاظ بدلکر اور طریقۂ تعبیر کے تغیر سے الفاظ کی تشریح فرمائی۔ یہی حدیث ہیں، قرآن و حدیث کو عمیق نظر سے دیکھنے والے متفق ہیں کہ احادیث دراصل قرآن کا بیان و تفصیل ہیں۔ لہذا دین اسلام میں اصولی حیثیت سے شرعی اہمیت بہت زیادہ قرآن کو حاصل ہے اور اسکے بعد دوسری چیز شرعی اہمیت کو لئے ہوئے حدیث ہی ہے۔ پس ایک مسلم کیلئے ضروری و لازمی ہے کہ سب سے پہلے قرآن پر عمل نظر رکھے اس کے بعد احادیث کو بھی